Nigeria and Shariah
Aspirations and Apprehensions

(نائجیریا اور شریعت: توقّعات اور خدشات)

مؤلف	:	غزالی بصری
ناشر	:	اسلامک فاونڈیشن - لیسٹر (برطانیہ)
پاکستان میں تقسیم کار	:	بُک پروموٹرز، بلاک - ۱۹، مرکز ایف - سیون، اسلام آباد
سالِ اشاعت	:	۱۹۹۴ء
صفحات	:	ایک سو
قیمت	:	ساڑھے چار پونڈ سٹرلنگ

نائجیریا اور بالخصوص اس کے شمالی حصّے میں اسلام کا پیغام آٹھویں صدی میں اُن تاجروں کے ذریعے پہنچ گیا تھا جو ہاتھی دانت، سونے اور غلاموں کے حصول کے لیے شمالی افریقہ کے ساحل سے نمک، کپڑا اور دھات کی بنی ہوئی مختلف اشیاء لاتے تھے۔ اِن تاجروں کے زیرِ اثر مقامی ہاؤسا قبائل کے لوگوں نے اسلام قبول کیا، مگر اسلام کو ایک مضبوط قوّت کی حیثیت چودہویں صدی میں اُس وقت حاصل ہوئی جب مغربی افریقہ کے خانہ بدوش فولانیوں نے شمالی نائجیریا کو اپنا مسکن و مستقر بنایا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں فولانی عالم شیخ عثمان دان فودیو کی تحریکِ تجدید و جہاد کے نتیجے میں شمالی نائجیریا میں ریاستی سطح پر شریعت اسلامیہ نافذ کی گئی اور جب انیسویں صدی کے آخر میں برطانوی، جرمن اور فرانسیسی نوآبادیاتی طاقتیں اس خطّے پر نظریں جمائے ہوئے تھیں تو شمالی نائجیریا میں چھوٹی بڑی "امارتیں" شریعت اسلامیہ کے تحت روزمرّہ کے معاملات چلارہی تھیں۔ نوآبادیاتی جنگ میں برطانوی چالیں کامیاب ہوئیں اور شمالی نائجیریا کی یہ "امارتیں" بخوشی یا بہ جبر برطانوی جوئے تلے آ گئیں (۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۶ء) مگر اِن امارتوں کے رہنماؤں نے شریعت اسلامیہ کو بدستور اپنا قانون بنائے رکھا۔

نوآبادیاتی قوّتوں نے نائجیریا اور بحیثیت مجموعی افریقہ کو جو کچھ دیا، اس میں مسیحیت اور جدید تعلیم کے زیرِ اثر سیکولر اقدار سرِفہرست ہیں۔ نوآبادیاتی طاقت اور اِس کے حامی مسیحی مشنری شمالی

نائیجیریا میں تو کچھ حاصل نہ کر سکے، البتہ جنوبی نائیجیریا اور جنوب و شمال کے درمیانی علاقے میں آباد قبائل میں سے بعض کو حلقۂ مسیحیت میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آج جنوب کے یروبا قبائل میں مسیحیت کا اثر و رسوخ ہے، اگرچہ ان قبائل میں مظاہر پرستی اور روایتی مذاہب بھی موجود ہیں۔

۱۹۶۰ء میں جب نائیجیریا کو قومی آزادی حاصل ہوئی تو شمالی نائیجیریا حسبِ سابق اسلام دوست قوتوں کا مرکز تھا جو شریعت اسلامیہ کا احیاء چاہتی تھیں، مگر سیکولر اور جنوبی نائیجیریا کے مسیحیت پسند حلقوں کو یہ بات پسند نہ تھی۔ نائیجیریا کی ۳۴ سالہ مختصر تاریخ میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ مسلم اور مسیحی عوام ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑے دیکھے گئے اور پُرتشدّد واقعات رونما ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان "فیڈرل شریعت کورٹ آف اپیل" کے مسئلے پر تنازعہ پیدا ہوا اور ۱۹۸۶ء میں یہ مسئلہ ابھر کر سامنے آیا کہ نائیجیریا کو "آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس" کا مکمل رکن بننا چاہیے یا نہیں۔

مذکورہ بالا پس منظر میں نفاذِ شریعت کا مسئلہ نہ صرف نائیجیریا کے مسلمانوں، بلکہ ملک سے باہر اسلامی تحریکوں کے لیے دلچسپی کا سبب رہا ہے، اسی طرح شریعت اسلامیہ کی مخالفت میں نہ صرف مقامی مسیحی آبادی پیش پیش رہی ہے بلکہ مسیحی مشنری جماعتیں اُن کا ساتھ دینے میں یک زبان رہی ہیں۔ جناب غزالی بصری نے زیرِ نظر مختصر کتاب میں مسلم - مسیحی کشمکش کا مطالعہ کیا ہے۔

کتاب پانچ ابواب، چند ضمیموں اور کتابیات پر مشتمل ہے۔ پہلا باب موضوع سے متعلق عمومی پس منظر کے جائزے کے لیے مخصوص ہے۔ مؤلف نے نائیجیریا کی جغرافیائی، سماجی اور سیاسی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے عثمان دان فودیو کی تحریک تجدید و جہاد سے لے کر نوآبادیاتی دور، اور اس کے بعد دورِ آزادی میں مسلم - مسیحی راوبط پر گفتگو کی ہے۔ دوسرے اور تیسرے ابواب میں بالترتیب "فیڈرل شریعت کورٹ آف اپیل" اور "آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس" میں کامل شمولیت کے مسائل پر مسلم اور مسیحی نقطۂ نظر اور دونوں برادریوں کے مخاصمتی روّیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مسلم - مسیحی مکالمے کے امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخری باب (جو محض دو صفحات پر مشتمل ہے) مؤلف کے اخذ کردہ نتائج پر مشتمل ہے۔

کتاب کا "ابتدائیہ" جناب عثمان بگامی کے قلم سے ہے اور بہت حد تک جناب مؤلف کے اُن بیانات کے تکملے کی حیثیت رکھتا ہے جو اُنھوں نے پہلے باب میں بیان کیے ہیں۔ جناب غزالی بصری کا پیش کردہ یہ مختصر سا مطالعہ نائیجیریا میں مسلم - مسیحی کشمکش کی تفہیم میں ہر لحاظ سے مدد گار ہے، اور بالخصوص مسلم نقطۂ نظر کو سمجھنے میں اس سے بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

کتاب مغربی تحقیقی روایت کے مطابق جامع کتابیات اور اشاریے سے مزّین ہے۔ مزید مطالعہ کے لیے کتابیات یقیناً ایک اچھی گائیڈ ثابت ہو گی۔ (ادارہ)